بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۰ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم دوشنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۶ ہجرت ۱۳۴۵ ہش — ۲۴ محرم ۱۳۸۶ھ — ۱۶ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۵ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی نیند ذرا دیر سے آئی۔ ویسے طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۵ مئی - کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے پاکستان کے قیام اور اس کی بقاء و استحکام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے موجودہ غیر معمولی حالات پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک سابقہ تقریر کے حوالہ سے یہ بھی واضح فرمایا کہ پاکستان کے دفاع اور اس کے استحکام سے متعلق اہل پاکستان پر کیا اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا پاکستان کا قیام انّا اعطینٰک الکوثر کے طور پر عمل میں آیا ہے۔ اب اس کی بقاء و استحکام کے لئے ہم سب اہل پاکستان کا فرض ہے کہ ہم فصل لربّک وانحر کے قرآنی حکم کے ماتحت جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ سے دردمندانہ دعائیں مانگیں وہاں دوسری طرف قربانیاں پیش کر کے اسے ہر خطرہ سے محفوظ و مامون بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ انّ شانئک ھو الابتر کا وعدہ پورا کر دکھائے گا۔ آپ نے پاکستانی احباب کو تلقین کی کہ وہ ان ایام میں خاص طور پر دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر اور مستحکم سے مستحکم تر بناتا چلا جائے نیز وہ ضرورت پڑنے پر اس کے دفاع اور اس کی حفاظت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔

• فری ٹاؤن (سیرالیون) بذریعہ تار۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ آئیوری کوسٹ کے احمدیہ مشن کا دورہ مکمل کرنے کے بعد بخیریت فری ٹاؤن (سیرالیون) پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب آپ کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب آپ کی صحت و عافیت اور دورہ کی کامیابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو

مومن بننے کیلئے ضروری ہے کہ ساری تمناؤں پر خدا کی عظمت کو مقدم کیا جائے

"جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو یہ سجدے عرف منتر جنتر ٹھہریں گے۔ جن کے ذریعہ یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسا ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گزرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکتا جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دیگا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے لیکن کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون (پ ۲۷) انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔ مردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے کہ مردہ کے منہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے۔ اسی طرح شقاوت کی حالت میں کوئی اچھی چیز اندر نہیں جا سکتی۔ یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو۔ جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو اور ایسا جوش ہو کہ خود بھی نہ جان سکے کہ یہ جوش مجھ میں کیوں ہے۔ بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں مگر سوائے اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اور جو لوگ اس طرح دینی خدمات میں مصروف ہوتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کرتے۔ جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی اب مفاسد کے دور کر دینے کا وقت آگیا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۳۹۵-۳۹۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ مئی ۶۵ء

سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر قبیلہ پروری کا غلط الزام

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ایک فتنہ برپا ہوا جس کی وجہ سے آپ کو جامِ شہادت پینا پڑا۔ یہ فتنہ آپ کے عہد میں کیوں برپا ہوا اس کی وجوہات تلاش کرنے والوں نے بے احتیاطی سے اس کا ذمہ دار ایک حد تک خود سیّدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ٹھہرایا ہے جو سراسر غلط ہے۔ چنانچہ ماہنامہ ترجمان القرآن مئی ۱۹۶۵ء میں مودودی صاحب نے جو مضمون "خلافتِ راشدہ اور اس کی خصوصیات" کے زیر عنوان لکھا ہے اس میں بعض تاریخی حوالوں کی بناء پر آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت عمرؓ کو اپنے آخر زمانے میں اس بات کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں ان کے بعد عرب کی یہ قبائلی عصبیتیں (جو اسلامی تحریک کے زبردست انقلابی اثر کے باوجود بالکل ختم نہیں ہو گئی تھیں) پھر نہ جاگ اٹھیں اور ان کے نتیجے میں اسلام کے اندر فتنے برپا ہوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ اپنے امکانی جانشینوں کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے حضرت عثمانؓ کے متعلق کہا: "اگر مَیں ان کو اپنا جانشین تجویز کروں تو وہ بنی ابی معیط (بنی امیہ) کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے اور وہ لوگوں میں اللہ کی نافرمانیاں کریں گے۔ خدا کی قسم اگر مَیں نے ایسا کیا تو عثمانؓ یہی کریں گے، اور اگر عثمانؓ نے یہ کیا تو وہ لوگ ضرور معصیتوں کا ارتکاب کریں گے اور عوام شورش برپا کر کے عثمانؓ کو قتل کر دیں گے۔" اسی چیز کا خیال ان کو اپنی وفات کے وقت بھی تھا۔ چنانچہ آخری وقت میں انہوں نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو بلا کر ہر ایک سے کہا کہ "اگر میرے بعد تم خلیفہ ہو تو اپنے قبیلے کے لوگوں کو عوام کی گردنوں پر سوار نہ کر دینا۔" مزید برآں چھ آدمیوں کی انتخابی شوریٰ کے لئے انہوں نے جو ہدایات چھوڑیں ان میں دوسری شرطوں کے ساتھ ایک شرط یہ بھی شامل کی کہ منتخب خلیفہ سے عہد لیا جائے کہ وہ اپنے قبیلے کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہ کرے گا۔ مگر بدقسمتی سے خلیفۂ ثالث حضرت عثمانؓ (۲۳-۳۵ھ/۶۴۴-۵۶ء) اس معاملے میں معیارِ مطلوب کو قائم نہ رکھ سکے۔ ان کے عہد میں بنی امیہ کو کثرت سے بڑے بڑے عہدے اور بیت المال سے وظیفے دیئے گئے اور دوسرے قبیلے اسے تلخی کے ساتھ محسوس کرنے لگے۔ ان کے نزدیک یہ صلہ رحمی کا تقاضا تھا، چنانچہ وہ کہتے تھے کہ "عمر خدا کی خاطر اپنے اقربا کو محروم کرتے تھے اور مَیں خدا کی خاطر اپنے اقربا کو دیتا ہوں۔" ابوبکرؓ و عمرؓ بیت المال کے معاملہ میں اس بات کو پسند کرتے تھے کہ خود بھی خستہ حال رہیں اور اپنے اقربا کو بھی اسی حالت میں رکھیں۔ مگر مَیں اس میں صلۂ رحمی کرنا پسند کرتا ہوں۔" اس کا نتیجہ آخرکار وہی ہوا جس کا حضرت عمرؓ کو اندیشہ تھا۔ ان کے خلاف شورش برپا ہوئی اور صرف یہی نہیں کہ وہ خود شہید ہوئے بلکہ قبائلیت کی دبی ہوئی چنگاریاں پھر سلگ اٹھیں جن کا شعلہ خلافتِ راشدہ کے نظام ہی کو پھونک کر رہا۔"

(ترجمان القرآن صفحہ ۴۷-۴۸)

اس طرح جو فتنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں اٹھا اور جو آپ کی شہادت کا باعث ہوا اس کی وجہ سیدنا حضرت عثمان غنی کی قبیلہ پروری قرار دینا سخت جسارت ہے۔ ہم کبھی نہیں مان سکتے کہ آپ نے ایسی غلط بات کہی ہو کہ آپ نے صلہ رحمی کی وجہ سے اپنے خاندان کے لوگوں کو بڑے بڑے عہدے دئے اور جو قول ان کی طرف منسوب کیا گیا وہ ہرگز ایسے انسان کا قول نہیں ہو سکتا جس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے براہ راست زیر اثر تربیت پائی ہو۔ اس لئے خواہ یہ قول کسی نے بھی بیان کیا ہو سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پوزیشن اور ان کے خلوص اور محبتِ دین کو پیش نظر رکھتے ہوئے ناقابلِ پذیرائی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ کئی اسباب تھے جن کی وجہ سے یہ فتنہ برپا ہوا تھا جن میں سے چار موٹے موٹے اسباب حسبِ ذیل ہیں:۔

"اوّل:۔ عموماً انسانوں کی طبیعت حصول جاہ و مال کی طرف مائل رہتی ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر صاف کیا ہو۔ صحابہؓ کی عزت ان کے مرتبہ اور ان کی ترقی اور حکومت کو دیکھ کر نومسلموں میں سے بعض لوگ جو کامل الایمان نہ تھے حسد کرنے لگے اور جیسا کہ قدیم سے سنت چلی آئی ہے اس بات کی امید کرنے لگے کہ یہ لوگ حکومت کے کاموں سے دست بردار ہو کر سب کام ہمارے ہاتھوں میں دے دیں۔ اور کچھ اور لوگوں کو بھی اپنا جوہر دکھانے کا موقعہ دیں۔ ان لوگوں کو یہ بھی بُرا معلوم ہوتا تھا کہ علاوہ اس کے کہ حکومت صحابہؓ کے قبضہ میں تھی اموال میں بھی ان کو خاص طور پر حصہ ملتا تھا۔ پس یہ لوگ اندر ہی اندر جلتے رہتے تھے اور کسی ایسے تغیر کے منتظر تھے جس سے یہ انتظام درہم برہم ہو کر حکومت ان لوگوں کے ہاتھوں میں آ جائے۔ اور یہ بھی اپنے جوہر لیاقت دکھاویں۔ اور دنیاوی وجاہت اور اموال حاصل کریں۔ دنیاوی حکومتوں میں ایسے خیالات ایک حد تک قابلِ معافی ہو سکتے ہیں بلکہ بعض اوقات معقول بھی کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ اوّل دنیاوی حکومتوں کی بنیاد کلّی طور پر ظاہری اسباب پر ہوتی ہے اور ظاہری اسباب ترقی میں سے ایک بہت بڑا سبب نئے خیالات اور نئی روح کا قالبِ حکومت میں داخل کرنا بھی ہے جو اسی صورت میں ممکن ہے کہ پہلے کام کرنے والے خود بخود کام سے علیحدگی اختیار کر کے دوسروں کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔

دوم:۔ حکومت دنیاوی کو چونکہ نیابت عامہ کے طور پر اختیارات ملتے ہیں اس لئے عوام کی رائے کا احترام اس کے لئے ضروری ہے اور لازم ہے کہ وہ لوگ اس کے کاموں کے انصرام میں خاص دخل رکھتے ہوں جو عوام کے خیالات کے ترجمان ہوں۔ مگر دینی سلسلہ میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہاں ایک مقررہ قانون کی پابندی سب اصول سے مقدم اصل ہوتا ہے۔ اور اپنے خیالات کا دخل سوائے ایسی فروعات کے جن میں شریعت نے خود خاموشی اختیار کی ہو قطعاً ممنوع ہے۔ دوم۔ دینی سلسلوں کو اختیارات خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتے ہیں اور اس کی زمامِ انتظام جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے ان کا فرض ہوتا ہے کہ امور دینیہ میں وہ لوگوں کو راستہ سے اِدھر اُدھر نہ ہونے دیں اور بجائے اس کے کہ وہ لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کریں ان پر واجب ہوتا ہے کہ لوگوں کے خیالات کو اس سانچہ میں ڈھالیں جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق تیار ہوا ہے۔

تیسرا سبب میرے نزدیک یہ ہے کہ اسلام کی نورانی شعاعوں کے اثر سے بہت سے لوگوں نے اپنی زندگیوں میں ایک تغیر عظیم پیدا کر لیا تھا مگر اس اثر سے وہ کمی کسی طرح پوری نہیں ہو سکتی تھی جو ہمیشہ دینی و دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے کسی معلّم کا انسان کو محتاج بناتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جب فوج در فوج آدمی داخل اسلام ہوئے تب بھی یہی خطرہ دامنگیر تھا مگر آپؐ سے خدا تعالیٰ کا خاص وعدہ تھا کہ اس ترقی کے زمانہ میں اسلام لانے والے لوگوں کو بد اثر سے بچایا جائے گا۔ چنانچہ آپؐ کی وفات کے بعد گو ایک سخت ارتداد کی پیدا ہوئی مگر فوراً دب گئی اور لوگوں کو حقیقتِ اسلام معلوم ہو گئی مگر آپؐ کے بعد ایران و شام اور مصر کی فتوحات کے بعد اسلام اور دیگر مذاہب کے میل ملاپ سے جو فتوحات روحانی اسلام کو حاصل ہوئیں وہی اس کے انتظام سیاسی کے اختلال کا باعث ہو گئیں۔ کروڑوں کروڑ آدمی اسلام کے اندر داخل ہوئے اور اس کی شاندار تعلیم کو دیکھ کر ایسے فدائی ہوئے کہ اس کے لئے جانیں دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر اس قدر تعداد نومسلموں کی بڑھ گئی کہ ان کی تعلیم کا کوئی ایسا انتظام نہ ہو سکا جو طمانیت بخش ہوتا۔

چوتھا سبب میرے نزدیک اس فتنہ کا یہ تھا کہ اسلام کی ترقی ایسے غیر معمولی طور پر ہوئی ہے کہ اس کے دشمن اس کا اندازہ شروع میں کر ہی نہ سکے۔ مکہ والے ابھی اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ضعف کے خیال میں ہی بیٹھے تھے کہ مکہ فتح ہو گیا۔ اور اسلام جزیرہ عرب میں پھیل گیا۔ اسلام کی اس بڑھنے والی طاقت کو قیصرِ روم اور کسریٰ ایران ایسی حقارت آمیز اور تماشہ بین نگاہ سے دیکھ رہے تھے جیسے کہ ایک جابر پہلوان ایک گھٹنوں کے بل رینگنے والے بچہ کی کھڑے ہونے کیلئے پہلی کوشش کو دیکھتا ہے۔

اور سلطنت ایران اور دولت یونان حضرت محمدؐ کے ایک ہی صدمہ سے پاش پاش ہو گئیں جب تک کہ مسلمان ان جابر حکومتوں کا مقابلہ کر رہے تھے جنہوں نے سینکڑوں ہزاروں سال سے بنی نوع انسان کو غلام بنا رکھا تھا اور اس کی قلیل التعداد اور بے سامان فوج دشمن کی کثیر التعداد و باسامان فوج کے ساتھ برسرِ پیکار تھی۔ اس وقت تک تو دشمنانِ اسلام یہ خیال کرتے رہے کہ مسلمانوں کی کامیابیاں عارضی ہیں اور عنقریب یہ لہر نیا رُخ پھیرے گی اور یہ آندھی کی طرح اٹھنے والی قوم بگولے کی طرح اُڑ جائے گی۔ مگر ان کی حیرت کی کچھ حد نہ رہی جب چند سال کے عرصہ میں مطلع صاف ہو گیا اور دنیا کے چاروں کونوں

(باقی صفحہ ۲ پر)

انبیاء علیہم السّلام - موجودہ بائیبل اور قرآن کریم کی نظر میں

از مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت بائیبل سے ثابت ہے۔ چنانچہ بائیبل پیدائش باب ۶ میں لکھا ہے:۔

"مگر نوح پر خداوند کی مہربانی کی نظر ہوئی۔ نوح اپنے قرنوں میں صادق اور کامل تھا اور نوح خدا کے ساتھ چلتا تھا۔"

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ نوح علیہ السلام کا زمانہ فسق و فجور کا زمانہ تھا اور لوگ ہلاکت کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ ایسے زمانہ میں حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ فسق و فجور کا زمانہ تھا۔ اور لوگ ہلاکت کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ ایسے زمانہ میں حضرت نوح علیہ السلام کو لوگوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مقرر فرمایا تھا اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں صرف آپ ہی ایسی شخصیت تھے جن پر خدا نے مہربانی کی نظر کی۔ ایسا شخص جس کی خدا تعالیٰ اس قدر تعریف و توصیف بیان فرما رہا ہے کوئی معمولی انسان نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی بائیبل اس کو معمولی انسان قرار دیتی ہے۔ اندریں حالات حضرت نوح علیہ السلام کی طرف یہ بات منسوب کرنا کہ نعوذ باللہ انہوں نے شراب پی اور بدمست ہوئے ہرگز درست نہیں ہو سکتی۔ ہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ بائیبل میں شراب کو جائز بھی قرار دیا گیا ہے یا نہیں۔ سو بائیبل شراب کو جائز قرار نہیں دیتی۔ چنانچہ احبار باب ۱۰ آیت ۸-۹ میں یوں آیا ہے۔

"پھر خداوند نے خطاب کر کے ہارون کو فرمایا کہ جب تم جماعت کے خیمہ میں داخل ہو تو تم مے یا کوئی چیز جو نشہ کرنے والی ہو نہ پیجیو نہ تو اور نہ تیرے بیٹے تا نہ ہو کہ تم مر جاؤ اور یہ تمہارے لئے تمہارے قرنوں میں ہمیشہ تک قانون ہے۔"

(احبار باب ۱۰ آیت ۸-۹)

اب جبکہ بائیبل یہ بتاتی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے فرستادہ تھے اور مے نوشی روحانی موت کا باعث ہے تو لازماً ہمیں اس بات کا اقرار کرنا پڑے گا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ یہ عیب منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی ایسا کہنا عقل کے مطابق ہے۔ ورنہ حضرت نوحؑ کی نبوت سے انکار کرنا پڑے گا۔

اس کے مقابلہ میں قرآن کریم حضرت نوحؑ کے متعلق فرماتا ہے۔

ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحاً وآل عمران علی العالمین۔ (آل عمران ع ۴)

کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ۔ نوحؑ۔ اور آل عمران کو تمام زمانے میں برگزیدہ کیا۔ پھر حضرت نوحؑ کے متعلق فرماتا ہے۔

ولقد ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ (ھود ع ۳)

کہ حضرت نوحؑ کو ہم نے اس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

آیات مذکورۃ الصدر اور قرآن کریم کے دیگر حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت نوحؑ کو قوم کے لئے بطور بشیر و نذیر کے بھیجا گیا تھا تا کہ وہ ان سے برائیوں کو دور کریں۔ اور ان کو نیکی کی راہ پر گامزن کریں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے

انا ارسلنا نوحاً الیٰ قومہ ان انذر قومک من قبل ان یاتیھم عذاب الیم۔ (نوح ع ۱)

یعنی ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ تا کہ وہ ان کو عذاب الیم کے وارد ہونے سے قبل ہوشیار کرے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کو اقوام کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا گیا تھا۔ وہ خود بھی مزکی تھے اور دوسروں کا تزکیہ کرنے کی قوت بھی ان کو عنایت کی گئی تھی۔ اور خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ ان میں اس قسم کی اہلیت موجود ہے کہ وہ دوسروں کی اصلاح کر سکیں۔ اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ دوسروں کی اصلاح خود اپنے نفس کی اصلاح کے بغیر ناممکن ہے۔

اس دنیا میں بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کوئی شخص کسی اہم کام کو دوسرے کے سپرد اس وقت نہیں کرتا جب تک کہ اس کو اس بات کا اہل بھی ہے یا نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ حضرت نوحؑ تو نعوذ باللہ شرابی ہوں اور وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے چن لے۔ یہ اعتراض تو خدا تعالیٰ کی صفت علیم پر ہے۔

قرآن کریم حضرت نوحؑ پر لگائے گئے جملہ الزامات کی تردید فرماتا ہے فرمایا

سلام علیٰ نوح فی العالمین انا کذالک نجزی المحسنین۔ انہ من عبادنا المومنین۔ (الصافات ع ۳)

کہ دونوں جہانوں میں حضرت نوحؑ پر سلامتی ہے اور ہم محسنین کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یقیناً حضرت نوحؑ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا۔

قرآن کریم نے ایماندار بندوں کی تعریف ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

قال ھذا صراط علیّ مستقیم۔ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان (الحجر)

یعنی میرے بندے وہ ہیں جن پر شیطان کا کسی قسم کا تسلط و غلبہ نہیں ہے۔ اور ان پر اس کا زور نہیں چل سکتا۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک نبی شیطان کے قابو میں آ جائے اور شراب نوشی تک کا ارتکاب کرنے میں بھی دریغ نہ کرے۔ حالانکہ شراب نوشی وہ چیز ہے جو انسان کی عقل کو اندھا کرتی ہے۔ اور قرآن کریم تو واضح طور پر اس کو عمل شیطان قرار دیتا ہے جیسے فرمایا۔

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان۔ (مائدہ ع ۲)

کہ شراب، جوا، بُت اور تیر پھینکنا شیطان کے قبیح ترین فعل ہیں۔

چونکہ موجودہ بائیبل نے حضرت نوحؑ پر شراب پی کر مدہوش ہونے کا الزام لگایا تھا۔ جو ایک نبی کے شایان شان نہ تھا۔ اس لئے قرآن کریم نے اس الزام کو اس طرح دور فرمایا کہ ہر نشہ والی شے کو شیطانی کام قرار دیا نیز شیطان کو فرمایا۔

ان عبادی لیس لک علیھم سلطان (الحجر ع ۳)

کہ میرے بندوں پر تیرا کوئی بس نہ چلے گا۔

گویا قرآن کریم نے عجیب طریق سے حضرت نوحؑ پر لگائے گئے الزامات کو دور فرمایا ہے [illegible] آپ کا ذکر بھی نہیں فرمایا اور الزامات کو بھی دور فرما دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

جس طرح کسی نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ مے نوشی کر کے اپنے ماحول سے غافل ہو جائے۔ اسی طرح ایک نبی اتنے بلند اخلاق کا حامل ہوتا ہے۔ کہ وہ ہرگز کذب بیانی اور دروغگوئی کو اپنا سہارا نہیں بناتا۔ خواہ اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ لیکن موجودہ بائیبل حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ایک بہت بڑا جھوٹ منسوب کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی جان بچانے کی خاطر اپنی بیوی کو جھوٹ بولنے کے لئے کہا۔ اور خود بھی جھوٹ بولا۔ چنانچہ بائیبل میں پیدائش باب ۱۲ آیت ۱۰-۲۰ میں یوں لکھا ہے۔

"اور اس ملک میں کال پڑا۔ اور ابراہیم مصر گیا۔ کہ وہاں ٹھہرے کیونکہ ملک میں بڑا کال پڑا تھا۔ اور جب مصر کے نزدیک پہنچا تو اس نے اپنی جورو سری کو کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کر کہیں گے کہ یہ اس کی جورو ہے۔ سو وہ مجھ کو مار ڈالیں گے اور تجھے جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو کہ میں اس کی بہن ہوں تا کہ تیرے سبب سے میری خیر ہو۔ اور میری جان تیرے وسیلے سے سلامت رہے۔ سو جب ابراہیمؑ مصر میں پہنچا مصریوں نے اس عورت کو دیکھا کہ وہ نہایت خوبصورت ہے اور فرعون کے امیروں نے بھی اس کو دیکھا اور فرعون کے حضور میں بھی اس کی تعریف کی۔ اور اس عورت کو فرعون کے گھر میں لے گئے اور اس نے اس کے سبب ابراہیم پر احسان کیا۔ اور اس کو بھیڑ بکری اور گائے بیل اور گدھے اور غلام اور لونڈی اور گدھیاں اور اونٹ ملے۔ پر خداوند نے فرعون اور اس کے خاندان کو ابراہیمؑ کی جورو سری کے سبب مار ماری۔ تب فرعون نے ابراہیم کو بلا کر اسے کہا کہ تو نے مجھ سے کیا کیا۔ کیوں نہ بتایا کہ یہ میری جورو ہے۔ تو نے کیوں کہا کہ وہ میری بہن ہے۔ یہاں تک کہ میں نے اسے اپنی جورو بنانے کو لیا۔ دیکھ یہ تیری جورو حاضر ہے۔ اس کو لے اور چلا جا۔ اور فرعون نے اس کے حق میں لوگوں کو حکم کیا۔ تب انہوں نے اسے اور اس کی جورو کو اور جو کچھ اس کا تھا روانہ کیا"

اسی طرح بائیبل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے خود بھی اپنی بیوی کے متعلق بہن ہونے کے الفاظ استعمال کئے۔ چنانچہ پیدائش باب ۲۰ آیت ۲ میں لکھا ہے:۔

"ابراہیمؑ نے اپنی جورو سری کے حق میں کہا کہ وہ میری بہن ہے"۔

اس کے برعکس ابراہیمؑ کی ارفع و بلندشان بھی بائبل میں بیان کی گئی ہے۔ بائبل پیدائش باب ۱۲ میں لکھا ہے:۔

"اور خداوند نے ابراہیمؑ کو کہا تھا کہ تو اپنے ملک اور قرابیوں کے درمیان سے اور اپنے باپ کے گھر سے اس ملک میں جو میں تجھے دکھاؤں گا نکل چل اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تجھ کو مبارک اور تیرا نام بڑا کروں گا اور تو ایک برکت ہوگا۔ اور ان کو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دوں گا اور اس کو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے لعنتی کروں گا اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پائیں گے"۔

اب ایسی شان کی ہستی کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ کبھی جھوٹ کا بھی ارتکاب کرسکتا ہے یا کسی کو جھوٹ کی ترغیب دے سکتا ہے کتنا بڑا ظلم ہے۔ اس لئے بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بائیبل متضاد باتوں کا مجموعہ ہے، اور یہ یقینی بات ہے کہ انبیاء کے خلافِ شان باتیں بائیبل میں درج کردی گئی ہیں۔

چونکہ بائیبل نے حضرت ابراہیمؑ پر جھوٹ کا الزام لگایا ہے اس لئے ہم اس کا فیصلہ قرآن کریم سے چاہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

واتّبع ملّۃ ابراہیم حنیفاً
— واتّخذ اللّٰہ ابراہیم
خلیلا۔ (النساء ع ۱۸)

فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی کرو جو خدا تعالےٰ کا مخلص بندہ تھا اور اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنایا تھا جیساکہ یہ آیات ظاہر کرتی ہیں خدا تعالےٰ تو لوگوں کو حضرت ابراہیمؑ کی اقتداء کرنیکی تعلیم دیتا ہے اور اس کو اپنا خاص دوست قرار دیتا ہے۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ خدا تعالےٰ بنی نوع انسان کو

واجتنبوا قول الزور
(حج ع ۴)

کا حکم دیتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ جیسا عظیم انسان کس طرح جھوٹ کا ارتکاب کرسکتا ہے۔ یا تو آپؑ خدا کے دوست نہیں یا اگر دوست ہیں تو پھر جھوٹے نہیں ہوسکتے۔ ان میں سے بہرحال ایک بات ہی تسلیم کی جاسکتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیمؑ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

سلامٌ علیٰ ابراہیم کذالک
نجزی المحسنین انّہ من
عبادنا المومنین۔
(الصّافات ع ۳ آخر)

حضرت ابراہیمؑ پر سلامتی ہو وہ اللہ تعالےٰ کا شکر گزار بندہ تھا۔ اور شکر گزار بندوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

نیز فرمایا:۔

واذکر فی الکتاب ابراہیم
انّہ کان صدیقاً نبیّاً
(مریم ع ۳)

کہ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کر وہ ہمارے سچے اور راستباز نبیوں میں سے تھے۔

پس ان آیات کے ہوتے ہوئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کا حقیقی مقام قرآن کریم نے ہی بیان فرمایا ہے۔ (باقی)

لیڈر

(بقیہ صہ ۲)

پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ یہ ایسی کامیابی تھی جس نے دشمن کی عقل ماردی۔ اور وہ حیرت و استعجاب کے سمندر میں ڈوب گیا اور صحابہؓ اور ان کے صحبت یافتہ لوگ دشمنوں کی نظر میں انسانوں سے بالا ہستی نظر آنے لگے اور وہ تمام امیدیں اپنے دل سے نکال بیٹھے۔ مگر جب کچھ عرصہ فتوحات پر گزر گیا اور وہ حیرت و استعجاب جو اُن کے دلوں میں پیدا ہوگیا تھا کم ہوا اور صحابہؓ کے ساتھ میل جول سے وہ پہلا خوف و خطر جاتا رہا تو پھر اسلام کا مقابلہ کرنے اور مذاہب باطلہ کو قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا"۔

(اسلام میں اختلافات کا آغاز)

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی محمد ابراہیم صاحب ناصر پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ چند روز سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر علیل ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

محمد اسحٰق ہیڈ ماسٹر
گورنمنٹ ہائی سکول خیرپور ٹامیوالی

چوہدری جہان خانصاحب مرحوم آف مانگٹ اونچہ کا

ذکرِ خیر

(محترمہ صادقہ قمر صاحبہ ایم اے سٹوڈنٹ (حال) مانگٹ اونچہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی اور جماعتِ احمدیہ مانگٹ اونچہ کے پریذیڈنٹ چوہدری جہان خان صاحب دو سال صاحبِ فراش رہنے کے بعد مورخہ ۲۳-۳-۶۵ صبح ۸ بجے اس جہان فانی سے رحلت فرماگئے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم و مغفور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے سخی۔ فراخ دل اور مہمان نواز تھے۔ آپ نے اسلام اور احمدیت کی راہ میں دل کھول کر روپیہ خرچ کیا۔ جب کبھی کوئی تحریک ہوتی تو آپ سب سے پہلے اس میں بڑے شوق سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اس کے علاوہ اپنے گاؤں کے غریب لوگوں سے بڑی ہمدردی سے پیش آتے ان کی مالی مدد کرتے۔ غریب اور یتیم بچوں کی شادیوں پر بھی حسبِ توفیق خرچ کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ اور اگر کہیں کوئی موت واقع ہوجاتی تو کئی کئی بار گھر پہ جاکر اظہار تعزیت کرتے۔ غرض وہ لوگوں کی ہر خوشی اور غمی میں شریک ہوتے آپ بڑے ہنس مکھ اور بذلہ سنج تھے۔ اگر گاؤں میں کوئی جھگڑا ہوجاتا تو ہنسی مذاق میں ہی جھگڑے کو ٹال دیتے اور فریقین کو بھی مطمئن کردیتے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ بڑے باوقار بھی تھے۔ احمدیت پر دل و جان سے فدا تھے۔ اور اپنی جماعت کے نظام پر خود بھی سختی سے کاربند تھے۔ اور دیگر افراد جماعت کو بھی اسکی تلقین کرتے تھے۔

مرکز کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے اور اس کی تعمیل میں مال کے علاوہ اپنی اولاد کی بھی پرواہ نہ کرتے۔ ۱۹۴۸ء کی بات ہے کہ جب کشمیر میں رضاکارانہ فوج بھیجنے کا حکم آیا تو آپ نے امنّا و صدّقنا کہتے ہوئے گاؤں کے دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنے نوجوان بیٹے کو بھی بھیجا۔ سب لوگ واپس آگئے مگر ان کے مجاہد بیٹے نے رتبۂ شہادت حاصل کرلیا۔ جب آپ کو خبر ملی آپ نے اُف تک نہ کی بلکہ خدا کی رضا پر راضی ہوگئے اور اپنے گھر والوں کو بھی رونے دھونے سے منع کیا اور کہنے لگے کہ مت روؤ میرا بیٹا تو شہید ہوگیا ہے۔

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں آپ کا بیٹا اور داماد دونوں امیدوار تھے۔ جماعت نے آپ کے داماد کے حق میں فیصلہ کیا اور اس طرح ساری مقامی جماعت نے ان کو ووٹ دیئے۔ اپنی بیماری کی حالت میں بستر پر لیٹے لیٹے آپ نے یہ کہا کہ جس طرف میری جماعت ہے اور جس کو مرکز نے کھڑے ہونے کو کہا ہے میرا ووٹ بھی اسی کو دیا جائے گا۔ یہ ہے اطاعت کا حقیقی جذبہ اور حقیقی قربانی جس کا انہوں نے مظاہرہ کیا۔

غرضیکہ آپ نے اسلام اور احمدیت کی خاطر اپنا مال اور اپنی اولاد تک قربان کئے اور ہر ممکن طریقہ سے سلسلہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔ بہت عرصہ سے جماعت احمدیہ مانگٹ اونچہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ آپ اس گاؤں کے آخری صحابی تھے جو اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔

آپ نے دو لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے ایک چوہدری محمد حیات صاحب نمبردار مانگٹ اونچہ کی اہلیہ ہیں اور دوسری چوہدری ہارون الرشید صاحب حافظ آباد کی اہلیہ ہیں۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پتہ جات مطلوب ہیں

نگران بورڈ کا ایک فیصلہ ہے کہ "مخلوط تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کو مناسب ذرائع سے سمجھایا جائے کہ مخلوط تعلیم خلافِ شریعت ہے"۔

اس کی تعمیل میں نظارت ہذا کو ان والدین کے پتوں کی ضرورت ہے جن کی لڑکیاں ایسے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں جن میں "مخلوط تعلیم" دی جاتی ہو۔ لہٰذا مقامی امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں جہاں مخلوط تعلیم کا انتظام ہو ان لڑکیوں کے والدین کے ناموں اور مکمل پتوں سے نظارت کو اطلاع دیں۔ ممنون ہوں گا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

عورتوں سے حسنِ معاشرت اور نیک سلوک کی تعلیم

اسلام نے جو درجہ عورت کو دیا ہے - وہ غیر مذاہب میں نہیں پایا جاتا - قرآن کریم میں ہے :-

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ -

(سورۃ بقرہ ع ۲۸)

اے لوگو! جیسے مردوں کے حقوق ہیں - اُسی کے مطابق عورتوں کے حقوق بھی ہیں -

بعض جاہل اور اسلام کی تعلیم سے ناواقف عورتوں کو جوتی کے برابر سمجھتے ہیں اور تکالیف بھی دیتے ہیں - اور تنگ کرکے انہیں مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ خلع لے لیں - حالانکہ اسلام نے اسے روکا ہے - چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا -

(سورۃ بقرہ)

کہ عورتوں کو تنگ کرنے کے لئے مت روکو - تاکہ زیادتی کرسکو -

حال ہی میں میرے نوٹس میں دو تین کیس طلاق کے لئے لائے گئے ہیں - جن میں عورتوں سے زیادتی معلوم ہوتی ہے - احمدی احباب کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے -

قرآن کریم میں یہ تعلیم دی گئی ہے :-

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

کہ اے مومنو! عورتوں سے حُسن سلوک سے پیش آؤ - اور نیک معاشرت کرو - نیز حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

خیرکم خیرکم لاهله

کہ تم میں سے زیادہ اچھا وہی شخص ہے جو اپنے اہل خانہ اور بیوی سے نیک سلوک کرتا ہے - اور طلاق کے متعلق فرماتے ہیں - کہ یہ ابغض الحلال ہے جو سخت مجبوری کی صورت میں اختیار کیا جا سکتا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ بُرا خدا اور اُس کے رسولؐ نے طلاق کو قرار دیا ہے اور یہ صرف ایسے موقعوں کے لئے رکھی گئی ہے جبکہ اشد ضرورت ہو - جیسا کہ خدا تعالےٰ نے جو رب ہے - سانپوں اور بچھوؤں کے لئے خوراک مہیا کی ہے - ایسا ہی ایسے انسانوں کے لئے جن کی حالتیں بہت گری ہوئی ہیں اور جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے - طلاق کا مسئلہ بنا دیا ہے تاکہ وہ اس طرح ان آفات اور مصیبتوں سے بچ جاویں - جو طلاق کے نہ ہونے کی صورت میں پیش آئیں یا بعض اوقات دوسرے لوگوں کو بھی ایسی صورتیں پیش آجاتی ہیں اور ایسے واقعات ہو جاتے ہیں - کہ سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا - پس اسلام نے جو کہ تمام مسائل پر حاوی ہے - یہ مسئلہ طلاق کا بھی دکھلایا ہے - اور ساتھ ہی اس کو مکروہ بھی قرار دیا ہے "

(فتاوی احمدیہ جلد دوم صـ۱)

حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں :-

"ان عزموا الطلاق -

یہاں میں تم لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسلام میں کئی مسئلے موجود ہیں تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے مگر خود مسلمانوں ہی نے ایک مسئلہ کو تمام دُکھوں کی جڑ بنا دیا ہے - حالانکہ نکاح آرام، دوستی اور رحمت کیلئے تھا - چنانچہ فرمایا لِتَسْكُنُوا اِلَيْهَا مگر بعض ایسے لوگ ہیں کہ نکاح کرکے نہ تو بساتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں - طلاق کی اجازت پر اگر یہ عمل کرتے تو عورتوں پر یہ ظلم و ستم نہ ہوتا - میں نے دنیا بھر میں مکّہ ایک ایسا شہر دیکھا - جہاں عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو - تو وہ قاضی کی عدالت میں چلی جاتی ہے - اسی وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے - کہ یا تو اسے طلاق دو یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو - دیکھو میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ عورتیں بہت ہی کمزور ہیں - تم ان مظلوموں پر رحم کرو - اُن سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو "

(درس القرآن صـ۹۴)

نیز فرماتے ہیں :-

" ولا تتخذوا آیات اللہ هزواً ط مسلمانوں کو اس سے عبرت کرنی چاہیئے جو لوگ نہ عورتوں کو بساتے ہیں نہ چھوڑتے ہیں وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں - اور خدا کے عذاب کے نیچے ہیں "

(درس القرآن صـ۹۵)

نیز فرماتے ہیں :-

"فارقوهن بمعروف -

اہلحدیث کے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے - کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو کالمعلقہ چھوڑتے ہیں - نان و نفقہ نہیں دیتے گھروں میں نہیں بساتے ان میں قاضی تفریق کردے -

(درس القرآن صـ۹۵)

پس قرآنی تعلیم واضح ہے - تمام احباب جماعت کو چاہیئے - کہ اُسکے مطابق عمل بنائیں - اُمراء اور صدر صاحبان ان باتوں کا خیال رکھیں - اور نگرانی کریں - اس کے خلاف ورزی کی صورت میں مرکز میں رپورٹ بھجوائیں -

ناظر اصلاح وارشاد

وفات

میرے ایک غیر احمدی دوست محترم خالد سعید صاحب کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۵ء کو شام کے وقت وفات پاگئیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن -

محترمہ نیک سیرت اور ملنسار خاتون تھیں - محترمہ کے ایک بھائی محترم حکیم عبدالحمید خاں صاحب احمدی بنارس میں ہیں -

احباب خالد سعید خانصاحب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے - انہوں نے اپنی والدہ کی بہت خدمت کی - نیز ان کے پسماندگان کیلئے بھی دعائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو بھی صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو -

(ڈاکٹر ایم - ایس - طاہر - پہاڑتلی - پنجابی لائن چاٹگام (مشرقی پاکستان)

افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں سے اسلام روزبروز مقبول ہو رہا ہے

(منقول از روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی۔ مورخہ ۲۸ راپریل ۱۹۶۵ء)

پشاور۔ (نمائندہ خصوصی) شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے گزشتہ روز بتایا کہ اس تاریک براعظم میں اسلام روز بروز مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ اور گزشتہ ۲۷ سال کے دوران عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کے باوجود ہزاروں افریقی عوام دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ جن میں ماؤ ماؤ تحریک کے متعدد راہنما بھی شامل ہیں۔ یہ اس ۲۷ سالہ تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ ہے جس کا آغاز ۱۹۳۴ء میں کیا گیا تھا۔ شیخ مبارک احمد بزم فکر و نظر پشاور کے زیر اہتمام سابق ٹاؤن ہال میں منعقدہ ایک خاص اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس اجتماع میں دانشوروں۔ ممتاز شہریوں اور علماء دین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ شیخ مبارک احمد نے کہا۔ عیسائیوں کا دعوےٰ تھا کہ افریقہ اور عرب ممالک سے اسلام ختم ہو جائے گا۔ لیکن اب انہی عیسائی لیڈروں اور بڑے بڑے پادریوں نے اپنی شکست کا اعتراف کر لیا ہے۔ شیخ صاحب نے کہا۔ افریقہ میں ہمارا مقابلہ ان منظم عیسائی مشنوں سے تھا جو بھاری وسائل کے مالک تھے اور جن کو یورپی ملکوں کی سرپرستی اور مالی امداد حاصل تھی۔ آپ نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ عیسائیوں کی طرف سے اسلام اور سرور کائنات پر عائد کردہ الزامات کا جواب دینے کے لئے قرآن کریم کا سواحلی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ رسائل اور اخبار نکالے گئے۔ آپ نے بتایا کہ ماؤ ماؤ تحریک کے دوران جب تمام لیڈر جیلوں میں بند تھے۔ حکومت کی طرف سے قیدیوں کو جیل میں صرف بائیبل پڑھنے کی اجازت تھی۔ لیکن حکومت سے اجازت لیکر قرآن کریم بھی قیدیوں میں تقسیم کئے گئے۔ اسطرح ماؤ ماؤ تحریک کے لیڈروں میں اسلام سے واقفیت پیدا کرنے کا جذبہ بڑھا۔ نتیجہ کے طور پر تحریک کے کئی لیڈر مسلمان بن گئے۔

آپ نے مزید بتایا کہ کینیا کے صدر مسٹر جوموکینیاٹا نے بھی جیل میں تین مرتبہ قرآن کریم پڑھا۔ اور رہائی کے بعد جب کینیا آزاد ہو گیا تو جوموکینیاٹا نے اپنے ملک کی صدارت کا حلف ایک ہاتھ میں کلام پاک اور دوسرے ہاتھ میں بائیبل لے کر اٹھایا اور انہوں نے پادریوں کی ایک بڑی دعوت میں اعلان کیا کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے انسانیت کی برتری کو تسلیم کیا ہے۔ شیخ صاحب نے آخر میں کہا کہ اب تمام افریقہ جاگ اٹھا ہے۔ اسلام عیسائیت کے مقابلہ میں بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے۔ مساجد، سکول اور کالج تعمیر ہو رہے ہیں۔

ہر طفل کیلئے ضروری ہے

کہ

۲۸ رمئی کے دن ہونے والے امتحانات ستارۂ اطفال۔ ہلالِ اطفال۔ قمرِ اطفال اور بدرِ اطفال میں سے کسی نہ کسی ایک میں ضرور شامل ہو۔

پرچے قائدین مجالس کو بھجوا دئے گئے ہیں۔ جمعہ کے دن مسجد میں قائد صاحب سے مل کر پرچہ حاصل کر لیں۔ اگر نہ ملے ہوں تو فوری طور پر مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔

ان امتحانات میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات اور چاروں امتحان مکمل کرنے والوں کو تمغہ "بدرِ اطفال" سالانہ اجتماع کے موقع پر دئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

محترم بابو علی حسن صاحب مرحوم ولد بندے علی صاحب بریلی موصی ۶۷۸۲ نے مؤرخہ ۳ اکتوبر بمقام بریلی (بھارت) اسے بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کی تھی۔ اور یہ جون ۱۹۵۳ء سے وفات پا چکے ہیں۔

اگر کسی دوست کو ان کے ورثاء کے ایڈریس کا علم ہو۔ یا مرحوم کے ورثاء میں سے کوئی اس اعلان کو پڑھے۔ تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ نیز یہ بھی اطلاع فرمائیں۔ کہ مرحوم کی نعش کہاں دفن ہے۔ اور آیا امانتاً دفن ہے۔ یا مستقل؟

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دُعا

- مکرم قاضی محمد شفیق صاحب آف راولپنڈی پرجوش مخلص احمدی ہیں۔ آجکل ایک کیس چل رہا ہے۔ وہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں ۲۵۰/- روپے بھجواتے ہوئے۔ قارئین کرام سے دُعا کے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور اپنے فضل وکرم سے باعزت بریت فرمائے۔
- مکرم میاں شبیر احمد صاحب ناظم تحریک جدید آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔
- مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ناصر۔ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ راولپنڈی کا محکمانہ ترقی کا امتحان ہونے والا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

- شیخ جلال الدین صاحب خوشاب کے دو بچے ٹائیفائیڈ سے بہت بیمار ہیں۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ دعائے صحت کی جاوے۔ (عبدالرحمٰن شاکر ربوہ)
- میری نانی جان مقبوضہ کشمیر میں کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

(نصیر احمد ابن حسن دین۔ ربوہ)

- میری بچی امۃ المتین صبیحہ دل کی تکلیف سے پچھلے چند روز سے سخت تکلیف میں ہے۔

(محمد ذکاء اللہ خاں۔ بی۔اے سعود آباد۔ کراچی)

- میں ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ (قریشی فصیح الدین جمشید روڈ کراچی)
- تقریباً دس سال سے میں بستر علالت پر پڑا ہوا ہوں۔ اب بہت زیادہ تکلیف ہو گئی ہے اور ہر وقت بے چینی رہتی ہے۔

میری بیوی بھی عام طور پر بیمار رہتی ہے اور آنکھوں میں سفید موتیا اترنا شروع ہو گیا ہے۔ (خاکسار حاجی محمد افضل دہلوی مکان ۵۸ گلی نیا دھرم پورہ لاہور)

- میری اہلیہ صاحبہ ضعفِ دل کی تکلیف سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ نیز میری ہمشیرہ سلیمہ بیگم کو دردِ قولنج کا شدید حملہ ہوا ہے۔

(شیخ احمد علی سابق اسسٹنٹ گڑھی شاہو۔ لاہور)

- خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ چک ۱۲۰ شمالی ضلع سرگودہا میں عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔

(خاکسار محمود احمد چیمہ۔ مبلغ جرمنی)

- سمیع اللہ ابن مرزا غلام حسین صاحب لاہور کے خلاف ایک مقدمہ زیر سماعت ہے

(ماسٹر محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور)

- میری اہلیہ عرصہ تین سال سے کنسر (سرطان) میں مبتلا ہے۔

(مرزا سیف علی بیگ ساکن موضع رسول ضلع گجرات)

- میری بڑی ہمشیرہ بنت حامد حسین خاں صاحب میرٹھی اہلیہ عبدالحلیم خاں مرحوم قریباً آٹھ ماہ سے غذائی نالی میں کنسر ہو جانے سے سخت بیمار ہے۔

نیز میرا بچہ منیر احمد بھی کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ والدہ صاحبہ بھی کراچی میں بیمار ہیں۔

(خاکسارہ سعیدہ حامد اہلیہ مرزا فضل الرحمٰن صاحب پی اے ایف ۴/۲ لا سرگودہا)

- میرا چھوٹا بھائی عزیزم میجر محی الدین مالک ابن ملک نواب الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی بیوی مختلف عوارض سے علیل ہے۔

(خاکسار صلاح الدین خالد۔ لاہور)

احباب ان سب کے لئے دُعا فرمائیں۔

بے کاری

محض کوئی منشور یا سکیم کوئی معنی نہیں رکھتی تاوقتیکہ اسے عملی جامہ پہنایا جائے۔ قیادت ایثار کے تحت بے کاروں کو روزگار دلانا بھی ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اکثر احباب کو اس خدمت کا موقع ملتا رہتا ہے۔ مگر اس سے بھی انکار ممکن نہیں کہ کبھی وہ رنگ غالب نہیں آیا کہ ہر فرد یا رکن بے کاری کو ایک لعنت تصور کرے اور اس نظریہ کی روشنی میں ہر وقت بیدار رہ کر اپنے ماحول کا جائزہ لیتا رہے کہ کوئی بے کار فرد بغیر روزگار کے نہ رہے۔ اگر بحیثیت مجموعی یہ روح ساری جماعت، قوم یا ملک میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسی صورت میں ترقی کی رفتار حیرت انگیز حد تک تیز ہو جاتی ہے۔

(قائد ایثار)

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۵۲۶: میں پی پی عبدالرحمٰن کویا ولد موسےٰ کویا صاحب قوم احمدی پیشہ کاشتکاری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن کالی کٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ نارئیل کا ایک باغ جس کا رقبہ ایک ایکڑ ہے وہ میرے قبضہ میں ہے اور مجھے تاحین حیات اس کے پھل سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہے۔ زمین میری نہیں ہے۔ مجھے اس باغ سے -/۵۰۰ روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ ڈی۔ پی عبدالرحمٰن کویا موصی۔
گواہ شد۔ کے پی اسو ولد ممول صاحب۔ صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ۔
گواہ شد۔ صدیق احمد علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ کیرالہ ۲۴/۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۲۸: میں ایم علی کویا ولد مامون کویا صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن کالی کٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک مکان واقع محلہ نگرام شم کالی کٹ جس کا رقبہ پندرہ سینٹ ہے اور جس میں دس عدد رہائشی کمرے ہیں۔ ہم تینوں بھائیوں اور دو بہنوں میں مشترک ہے گویا میرا حصہ ۱/۴ ہے اس مکان کی قیمت -/۵۰۰۰ روپیہ ہے۔

۲۔ تجارتی کاروبار میں میرا سرمایہ پندرہ ہزار روپیہ لگا ہوا ہے میں اپنی مندرجہ بالا تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مجھے اپنے تجارتی کاروبار سے مبلغ دو صد روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد ایم علی کویا موصی۔ گواہ شد صدیق احمد علی ولد کنج احمد ساکن موگرال حال وارد کالی کٹ۔
گواہ شد کے پی اسو ولد ممول صاحب صدر جماعت احمدیہ کالی کٹ ۲۴/۱/۶۴۔

نمبر ۱۳۶۰۱: میں عالیہ بیگم زوجہ سید جعفر حسین صاحب قوم احمدی پیشہ صدر معلمہ عالیہ سکول عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن سعید علی چبوترہ ڈاک خانہ شاہ علی بنڈہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) حق مہر گیارہ ہزار روپیہ جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ گیارہ صد روپیہ میرے شوہر مکرم سید جعفر حسین صاحب ادا فرما دیں گے۔ (۲) پلاٹ اراضی نیرہ ہزار گز موقوعہ شادنگر ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش اسٹیشن روڈ جس کی موجودہ بازاری قیمت تیرہ ہزار روپیہ ہے (۳) میں ایک پرائیویٹ اسکول چلا رہی ہوں جس میں میرا سرمایہ دو ہزار روپیہ لگا ہوا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

علاوہ ازیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مدرسہ عالیہ مذکورہ سے مجھے تنخواہ کی صورت میں -/۱۵۰ روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ: عالیہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد مولوی احمد حسین ولد مولوی محمد حسین صاحب مرحوم۔ مومن منزل سعید آباد حیدر آباد۔ دکن۔ گواہ شد۔ سید جعفر حسین ایڈوکیٹ شادنگر آندھرا۔ شوہر موصیہ ۹/۱۱/۶۴

نمبر ۱۳۶۰۶: میں کے ایس عمر ولد کے ایم صوفی صاحب قوم احمدی پیشہ لاری ڈرائیور عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۲/۶۲ ساکن مرکرا ڈاک خانہ خاص ضلع کورگ صوبہ میسور۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کچھ نہیں۔ میرا ایک پرانا لاری ہے جس کا موجودہ اندازاً قیمت -/۲۲۰۰ روپیہ ہے جس کا نصف حصہ میرے حقیقی بھائی کے۔ ایس عبدالقادر کا ہے۔ اس حساب سے خاکسار کا موجودہ حصہ -/۱۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس گیارہ سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف اس لاری کی آمد پر ہے۔ جو ماہوار اندازاً ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

العبد کے ایس عمر بقلم خود۔
گواہ شد۔ بی ایچ اسماعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرکرا۔
گواہ شد۔ مولوی عبدالسلام مبلغ جماعت احمدیہ مرکرا۔

محض چندوں کے ذریعہ ہی خدمت دین کا فریضہ ادا نہیں ہو سکتا

ضروری ہے کہ جماعت کے دوست خدمت دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں

ایک شیطانی وسوسہ اور اس سے بچنے کی پر زور تلقین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ایک شیطانی وسوسہ سے بچنے کی پر زور تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ طریق بڑا ہی غلط ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی رائے اور اجتہاد سے کام لینے لگ جائے۔ جب انسان ایک قدم جادۂ صداقت سے پیچھے ہٹتا ہے۔ تو پھر وہ پیچھے ہی جا پڑتا ہے۔ آخر سوال یہ ہے کہ کیا سب سے مقدم کام وہ نہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ جب سب سے مقدم کام وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جو شخص یہ کہتا ہے کہ صرف چندہ دینا ہی اصل چیز ہے وہ بدبخت دوسرے الفاظ میں یہ کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا ہوں کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چندہ نہیں دیا۔ زکوٰۃ آپ نے ساری عمر نہیں دی۔ اگر چندہ دینا ہی سب سے بہتر ہے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو نعوذ باللہ نہایت ہی ادنےٰ درجہ کی جنت میں جانے کا حق رکھتے ہیں۔ کروڑپتی تاجر جو ہر لاکھ قسم کے ہوں وہ تو عرش پر اللہ تعالےٰ سے باتیں کر رہے ہوں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ نیچے بیٹھے ہوں گے۔ میں تو حیران ہوں کہ ایک مسلمان۔ مسلمان کہلاتے ہوئے اس قدر اندھا کس طرح بن جاتا ہے کہ وہ ایسی بات کہتا ہے جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک ہے

مجھے حیرت ہوتی ہے جب میں بعض لوگوں سے یہ سنتا ہوں کہ سلسلہ کو روپیہ کما کر دینا زیادہ اچھا ہے۔ بجائے اس کے کہ سلسلہ کے لئے اپنی یا اپنے کسی لڑکے کی زندگی وقف کی جائے۔ حالانکہ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو اکثر نادہند ہوتے ہیں کیونکہ انبیاء کی ہتک کرنے والے کو نیکی کی توفیق کبھی نہیں مل سکتی۔ جو لوگ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں، عارضی طور پر یا مستقل طور پر وہی لوگ ہیں جن کو چندہ دینے کی بھی توفیق ملتی ہے پس ان شیطانی وساوس سے بچنا چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے کہ اس قسم کے وساوس کے بعد انسان کی جگہ جنت میں نہیں رہ سکتی جب وہ پھسلا تو بہرحال نیچے ہی گرے گا۔ جو لوگ سیڑھیوں سے گرتے ہیں گرنے لگے بعد ان کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ وہ رک سکیں۔ اتفاقی طور پر کوئی روک آجائے تو اور بات ہے اسی طرح جب بھی کوئی شخص صراط مستقیم سے گرتا ہے تو وہ بہت نیچے چلا جاتا ہے یہ ایسی چیز نہیں جسے انسان سرسری نظر سے دیکھنے لگے یہ معمولی بات نہیں بلکہ انسان کو تحت الثریٰ میں گرا دینے والی بات ہے"

(الفضل ۲۶ اگست ۱۹۶۰ء)

سپرنگ فیلڈ باسکٹ بال ٹیم کی پاکستان میں آمد

یہ خبر باسکٹ بال کے حلقوں میں مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ عنقریب باسکٹ بال کی مشہور کلب یعنی سپرنگ فیلڈ کالج باسکٹ بال کلب مینیا چیمپئنس امریکہ اپنے عالمی دورے کے سلسلے میں پاکستان میں بھی آ رہی ہے کراچی کے علاوہ چار جگہ اور میچ کھیلے گی۔ ان میں سے ایک جگہ ربوہ بھی ہے جہاں ربوہ کی نمائندہ ٹیم ان کا مقابلہ کرے گی میچ دیکھنے کے لئے پاکستان باسکٹ بال کے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں کے سرکردہ اصحاب تشریف لائیں گے یہ امر اس بات کا اعتراف ہے کہ ربوہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے چوٹی کے مراکز میں سے ہے

(سیکرٹری باسکٹ بال)

طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی

متاثرہ افراد کی امداد کے لئے دس لاکھ روپے کی منظوری ذرائع آمدورفت بحال کر دیئے گئے

ڈھاکہ ۱۵ مئی۔ مشرقی پاکستان کے نواضلاع سے حالیہ طوفان میں جانی نقصان کے متعلق اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق ۹۵۱ افراد ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ابھی بہت سے علاقوں سے مصدقہ اطلاعات موصول نہیں ہو سکی ہیں اور یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار سے کہیں زائد ہے۔ سب سے زیادہ جانی نقصان باری سال میں ہوا ہے۔ اس علاقے میں جو نہ صرف مشرقی پاکستان کے بڑے دریاؤں کے سنگم پر واقع ہے بلکہ خلیج بنگال سے بھی ملحق ہے۔ کم از کم پانچ سو افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

مشرقی پاکستان کی ساڑھے پانچ کروڑ آبادی میں سے تقریباً دو کروڑ افراد کو اس خوفناک طوفان کا سامنا کرنا پڑا۔ طوفان سے اس علاقے میں پچاس سے ۸۰ فی صد تک کچے مکان یا ایسے مکان جن پر ٹین کی چھت پڑی ہوئی ہے تباہ ہو گئے یا ان کی چھتیں اڑ گئیں۔

ٹیلی فون اور تار کے کھمبے اور تار جہاں جہاں درخت ٹوٹ گر گئے تھے ان کو ہٹا دیا گیا ہے اور مواصلات کے نظام میں جو رکاوٹیں پڑی تھیں ان کو غیر معمولی تیزی سے دور کر کے مواصلات کا نظام بحال کر دیا گیا ہے۔ سڑکوں پر سے رکاوٹیں دور کر کے آمدورفت بحال کر دی گئی۔

ڈھاکہ میں موصولہ اطلاعات کے مطابق ہزاروں افراد زخمی ہوئے ہیں اور پانچ لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ طوفان میں ہزاروں مویشی ہلاک ہوئے ہیں مالی نقصان کا فوری طور پر کوئی قطعی اندازہ لگانا مشکل ہے

پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق صوبائی حکومت نے طوفان سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کاموں کے لئے مزید پانچ لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ اس سے قبل پانچ لاکھ روپے منظور کئے جا چکے ہیں اس طرح اب امدادی کام کے لئے حکومت کی منظور کردہ رقم دس لاکھ روپے تک پہنچ گئی ہے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

روس نے بھارتی موقف کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

پاک بھارت کشیدگی دور کی جائے گی شاستری کو روسی لیڈروں کا انتباہ

ماسکو ۱۵ مئی۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری روسی لیڈروں کو اپنا ہم خیال بنانے میں ناکام ہو گئے۔ انہوں نے رن کچھ کے تنازعہ میں پاکستان کے خلاف روسی لیڈروں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وزیر اعظم کوسیگن نے بھارت کے موقف کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے بھارتی وزیر اعظم پر یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمسایہ ملکوں کے درمیان کشیدگی دونوں ملکوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اور اس کشیدگی کو دور کرنا چاہیئے۔

روسی لیڈروں نے بھارتی وزیر اعظم کا یہ موقف بھی تسلیم نہیں کیا کہ چین اور پاکستان بھارت کے خلاف جارحانہ عزائم رکھتے ہیں انہوں نے مسٹر شاستری کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سامراجی طاقتوں کا آلہ کار نہ بنیں کیونکہ بھارت کے حق میں یہ بات بھی مفید ہے کہ وہ ہمسایہ ملکوں سے اپنے تعلقات بہتر بنائے۔ مبصروں نے بتایا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر برزنیف کو بھی متاثر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ گو ابھی ان کی بات چیت مکمل نہیں ہوئی تاہم جس انداز سے ان میں مذاکرات ہو رہے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم بھارت کے سابق وزیر اعظم مسٹر نہرو کی طرح خود کو ایشیا کا عظیم لیڈر اور غیر جانبدار ظاہر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴